احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 15 نومبر 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L.29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 15 نومبر 2003ء 19 رمضان 1424 ہجری-15 نبوت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 262

روزہ میں بھول کر کھانا

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھول کر روزے میں کھا پی لے وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اس کو خداتعالیٰ نے کھلایا پلایا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب الصائم اذا اکل او شرب ناسیا حدیث نمبر 1797)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اگر کوئی خود روزہ نہ رکھے تو یہ اور بات ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ (-) خود شریعت کی توہین کرتے ہیں چنانچہ دیکھو۔ جنہوں نے ان دنوں روزے رکھے ہیں وہ کچھ دبلے نہیں ہو گئے اور جنہوں نے استخفاف کے ساتھ اس مہینہ کو گزارا ہے وہ کچھ موٹے نہیں ہو گئے۔ ان کا بھی وقت گزر گیا۔ ان کا بھی زمانہ گزر گیا جاڑے کے روزے تھے۔ صرف غذا کے اوقات کی تبدیلی تھی۔ سات آٹھ بجے نہ کھائی چار پانچ بجے کھالی۔ باوجود اس قدر رعایت کے پھر بھی بہتوں نے شعائر اللہ کی عظمت نہیں کی۔ اور خداتعالیٰ کے اس واجب التکریم مہمان ماہ رمضان کو بڑی حقارت سے دیکھا۔ اس قدر آسانی کے مہینوں میں رمضان کا آنا ایک قسم کا معیار تھا اور مطیع و عاصی میں فرق کرنے کے لئے یہ روزے میزان کا حکم رکھتے تھے۔

(ملفوظات جلد اول ص 316)

11 فروری 1907

بوقت ظہر

خط سے سوال پیش ہوا کہ میں بوقت سحر بماہ رمضان اندر بیٹھا بے خبری سے کھاتا پیتا رہا جب باہر نکل کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ سفیدی ظاہر ہو گئی ہے۔ کیا وہ روزہ میرے اوپر رکھنا لازم ہے یا نہیں؟

حضرت نے فرمایا

بے خبری میں کھایا پیا تو اس پر اس روزے کے بدلے میں دوسرا روزہ لازم نہیں آتا۔

پھر سوال پیش ہوا کہ کتب علیکم الصیام سے فرضی روزے مراد ہیں یا اور روزے مراد ہیں۔

فرمایا۔ کتب سے فرضی روزے مراد ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 147)

وصیت کرنے میں سبقت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ابد تک خدا کی ان پر رحمتیں ہوں گی۔'' (الوصیت)

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بدترین اعمال

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

یتیم کو دھتکارنا اور اس سے بدسلوکی کرنا قرآن کریم کے نزدیک بدترین اعمال میں سے ہے۔

(تفسیر کبیر جلد 10 ص 214)

(مرسلہ: کفالت یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ)

چندہ وقف جدید کی دعائیہ فہرست

چندہ وقف جدید کی سو فیصد ادائیگی کرنے والی جماعتوں اور احباب کے نام 29 رمضان المبارک کو حضور انور کی خدمت اقدس میں بغرض دعا پیش کئے جائیں گے۔ لہٰذا امراء کرام، صدران جماعت اور سیکرٹریان وقف جدید سے درخواست ہے کہ چندہ وقف جدید کی سو فیصد وصولی کر کے 27 رمضان المبارک تک جماعتوں اور افراد کے نام دفتر وقف جدید میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

نمایاں کامیابی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم ڈاکٹر طارق محمود صاحب ابن مکرم ناصر محمود دہرہ صاحب گلشن اقبال کراچی کالج نے ڈاؤ میڈیکل (Dow Medical College) کراچی کے سالانہ کانووکیشن منعقدہ اکتوبر 2003ء زیر صدارت گورنر سندھ ڈاکٹر عشرت العباد میں Best Graduate کا ایوارڈ برائے سال 2000 حاصل کیا نیز تدریسی سالوں میں مختلف پوزیشنز حاصل کرنے پر 4 گولڈ میڈلز حاصل کئے۔ ڈاکٹر طارق محمود اس وقت CSA کے امتحان کیلئے نیویارک امریکہ میں مقیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کیلئے مبارک کرے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 278)

سرزمین جہلم میں علم و عرفان کی بارش

خدمت خلق: حضرت بانی سلسلہ احمدیہ... عالمی مشن اور قیام جماعت کا مقصد صرف اور صرف خدمت خلق ہے جیسا کہ حضور خود ارشاد فرماتے ہیں:

مے باید مرا یک ذرہ عز تہائے ایں دنیا
منہ از بہرما کرسی کہ ماموریم خدمت را

یعنی مجھے ذرہ بھر دنیا کی عزت درکار نہیں۔ **ہمارے لئے کرسی نہ بچھا کہ ہم تو خدمت پر مامور ہیں۔**

حضرت اقدس محض اسی نقطہ نگاہ سے دہلی، لدھیانہ، گورداسپور، امرتسر، لاہور، سیالکوٹ اور جہلم جیسے مشہور شہروں میں بنفس نفیس تشریف لے گئے اور متعدد مجالس اور پبلک جلسوں سے خطاب کر کے بندگان درگاہ عالی تک محبت بھرا آسمانی پیغام سنایا۔

سفر جہلم: سفر جہلم کو یہ فخر و اعزاز نصیب ہوا کہ اس مبارک سرزمین میں خدا کا مقدس مامور (16-17-18 جنوری 1903ء) یعنی تین روز رونق افروز رہا اور تینوں روز علم و عرفان کی ایسی بارش ہوئی اور رحمت باری کا اس شان سے نزول ہوا کہ قریباً تیرہ سو نفوس نے امام عالی مقام کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا اور اس کے نتیجہ میں مغربی پنجاب میں کئی نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا علاوہ ازیں الہامی بشارت کے مطابق بہت سی برکات منصۂ شہود میں آ گئیں۔

حقیقت افروز کوائف: ذیل میں حضرت مسیح موعود کے قلم مبارک سے بے شمار کامیابیوں اور رحمتوں سے معمور اس انقلاب آفریں سفر کا احوال سپرد قرطاس کیا جاتا ہے جو قیامت تک یادگار رہے گا۔ فرمایا

''جب میں 1903ء میں فوجداری مقدمہ کی وجہ سے جہلم میں جا رہا تھا تو راہ میں مجھے الہام ہوا اریک برکات من کل طرف یعنی میں ہر ایک پہلو سے تجھے برکات دکھلاؤں گا اور یہ الہام اسی وقت تمام جماعت کو سنا دیا گیا بلکہ اخبار الحکم میں درج کر کے شائع کیا گیا۔ اور یہ پیشگوئی اس طرح پوری ہوئی کہ جب میں جہلم کے قریب پہنچا تو تخمیناً دس ہزار سے زیادہ آدمی ہوگا کہ وہ میری ملاقات کے لئے آیا اور تمام سڑک پر آدمی تھے اور ایسے انکسار کی حالت میں تھے کہ گویا سجدے کرتے تھے۔ اور پھر ضلع کی کچہری کے ارد گرد اس قدر لوگوں کا ہجوم تھا کہ حکام حیرت میں پڑ گئے۔ گیارہ سو آدمیوں نے بیعت کی اور قریباً دو سو عورت بیعت کر کے اس سلسلہ میں داخل ہوئی اور کرم دین کا مقدمہ جو میرے پر تھا خارج کیا گیا اور بہت سے لوگوں نے ارادت اور انکسار سے نذرانے دیئے اور تحفے پیش کئے۔ اور اس طرح ہم ہر ایک طرف سے برکتوں سے مالا مال ہو کر قادیان میں واپس آئے اور خدا تعالیٰ نے نہایت صفائی سے وہ پیشگوئی پوری فرمائی۔''

(''حقیقۃ الوحی'' صفحہ 252 تاریخ اشاعت 15 مئی 1907ء طبع میگزین قادیان روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 263-264)

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا
دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا
گم نام پا کے شہرۂ عالم بنا دیا

ملکی صحافت کی شہادت

اس مبارک سفر میں امام الزماں کی زیارت کا والہانہ ذوق و شوق برصغیر کی تاریخ میں عدیم النظیر اور اپنی مثال آپ تھا جس کا دستاویزی ثبوت اخبار ''پنجہ فولاد'' کی شائع کردہ حسب ذیل خبر ہے۔ اس اخبار کے ایڈیٹر نامور صحافی و مورخ جناب منشی محمد نوق تھے اور بقول جناب عبداللہ قریشی یہ اخبار اس دور کے بہترین اخبارات میں شمار ہوتا تھا۔

(''صحافت پاکستان و ہند میں'' صفحہ 341 از جناب ڈاکٹر عبدالسلام خورشید طبع اول جون 1913ء، ناشر مجلس ترقی ادب لاہور)

''15 رجنوری کو دوپہر کے بعد جہلم کی واپسی پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی وزیر آباد پہنچے۔ باوجودیکہ نہ انہوں نے شہر میں آنا تھا اور نہ آنے کی کوئی اطلاع دی تھی اور صرف اسٹیشن پر ہی چند منٹوں کا قیام تھا پھر بھی ریلوے سٹیشن کے پلیٹ فارم پر خلقت کا وہ ہجوم تھا کہ تل دھرنے کو جگہ نہ ملتی تھی۔ اگر سٹیشن ماسٹر صاحب جو نہایت خلیق اور ملنسار ہیں خاص طور پر اپنے حسن انتظامی سے کام نہ لیتے تو کچھ شک نہیں کہ اکثر آدمیوں کے کچلے جانے اور یقیناً کئی ایک کے کٹ جانے کا اندیشہ تھا۔ **مرزا صاحب کے دیکھنے کے لئے ہندو اور مسلمان یکساں شوق اور یکساں دلی کشش سے موجود تھے۔''**

(بحوالہ اخبار الحکم قادیان 31 جنوری 1903ء، صفحہ 13 کالم 3)

الغرض یہ سفر خدا کی نصرتوں کا حیرت انگیز نشان اور آپ کی صداقت پر مجسم برہان تھا اس لئے فرمایا۔

میں بھی ہوں تیرے نشانوں سے جہاں میں اک نشاں
جس کو تو نے کر دیا ہے قوم و دیں کا افتخار

بزرگان جماعت جہلم کی

مہمان نوازی

اس تاریخی موقع پر جماعت احمدیہ جہلم کے بزرگوں نے جن میں راجہ پائندہ خاں صاحب جیسے عقیدت مند بہت ممتاز تھے۔ تینوں روز مہمان نوازی کا قابل رشک نمونہ دکھلایا۔ ان دنوں اس قدیم جماعت کے روح رواں عالم ربانی حضرت مولانا برہان الدین صاحب تھے جن کی عمر اس وقت قریباً 73 سال تھی اور جو 12 رجولائی 1892ء سے یعنی امام الزمان سے وابستگی کے دن سے شب و روز دعوت الی اللہ میں دن رات ایک کئے ہوئے تھے اور دینی مجاہدہ کی اسی راہ میں 3 ردسمبر 1905ء کو حضرت اقدس کے عہد مبارک میں ہی انتقال فرما گئے۔

حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب اور ان کی ایمان افروز روایت

حضرت مولانا کی یادگار اور جانشین آپ کے صاحبزادے حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب (ولادت 1890ء۔ وفات 11 رجون 1966ء) تھے جو نہایت پاک نفس فرشتہ سیرت، اور اعلیٰ درجہ کے عالی پایہ اخلاق کے مالک وجود تھے۔ کم و بیش چالیس برس پہلے کا واقعہ ہے کہ راقم الحروف حضرت اقدس کے سفر جہلم سے متعلق معلومات کے فراہم کرنے اور حضور پرنور کی قیامگاہ اور عدالت جہلم کے اس کمرہ اور اس کے ملحقہ صحن کی زیارت کے لئے (جس کی خاک کو امام برحق کے قدموں نے برکت بخشی) جہلم پہنچا اور حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب امیر جماعت کی خدمت میں حاضر ہوا۔

حضرت مولوی صاحب نے دوران ملاقات کمرہ عدالت سے ملحق صحن میں منعقدہ حضور انور کی مجلس علم و عرفان کی ایک ایسی ایمان افروز روایت سنائی جس نے قلب و روح کو معطر کر دیا اور ہر سننے والا وجد کر اٹھا۔

حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب نے بیان فرمایا کہ جماعت احمدیہ جہلم نے اس مبارک موقع پر کمرہ عدالت سے متصل وسیع صحن میں ایک شہ نشین بنایا جس پر عدالتی کارروائی کے آغاز سے قبل حضرت مسیح موعود رونق افروز ہوئے۔ حضرت اقدس کے ساتھ حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب، حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی، حضرت مولوی برہان الدین صاحب اور حضرت عجب خاں صاحب تحصیلدار بیٹھ گئے۔ زائرین کے لئے دریاں بچھا دی گئیں۔ حضور نے پہلے حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب سے فارسی میں گفتگو فرمائی بعد ازاں اردو میں خطاب فرمایا۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ میں نہ احمدی ہوں نہ کچھ زیادہ لکھ پڑھ سکتا ہوں اگر اجازت ہو تو دو سوال کرنا چاہتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ ان کے جواب مختصر اور ایسی سادہ زبان میں ہوں کہ میرا جیسا دیہاتی اور ان پڑھ بھی سمجھ سکے۔

حضرت اقدس نے یہ سن کر نہایت درجہ مسرت کا اظہار فرمایا اور بخوشی اجازت مرحمت فرما دی۔ جس پر اس خوش نصیب شخص نے پہلا سوال یہ کیا کہ آپ پر تفرقہ کا الزام ہے کہ بھائی کو بھائی سے باپ کو بیٹے سے اور میاں کو بیوی سے جدا کر ڈالا ہے دوسرے یہ کہ آپ کی سچائی کا واضح ثبوت کیا ہے؟

حضرت مسیح موعود نے نہایت محبت بھرے اور پیارے انداز میں اسے مخاطب کر کے دریافت کیا تم نے کسی درزی کو دیکھا ہے اس نے بتایا کہ حضور میں خود درزی ہوں اس پر حضرت اقدس نے اس سے پوچھا کہ اگر کسی وقت تم قینچی سے کوئی قیمتی کپڑا کاٹ رہے ہو اور کوئی آدمی اسے دیکھ کر شور مچا دے کہ نفیس کپڑا پارہ پارہ کیا جا رہا ہے تو کیا جواب دو گے؟ اس کی زبان سے بے ساختہ نکلا میں اسے **پاگل** کہوں گا کیونکہ میرا کسی کپڑے کو کاٹنا شلوار قمیص یا کوٹ وغیرہ بنانے کے لئے ہے نہ کہ اسے ضائع کرنے کے لئے!!

اس جواب پر حضرت اقدس نے فرمایا بالکل یہی بات میری ہے دوسروں کو میری قینچی نظر آتی ہے مگر **وہ لباس دکھائی نہیں دیتا جو میں دین حق کے لئے تیار کر رہا ہوں۔** پھر حضور نے اپنی انگشت مبارک سے اپنے پرانوار چہرہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔ حد درجہ پرقوت و شوکت الفاظ میں فرمایا کہ آپ کا دوسرا سوال میری سچائی کی نسبت ہے۔ یاد رکھو سچوں کے منہ اور ہوتے ہیں اور جھوٹوں کے اور۔ **تم میرے چہرے کو دیکھ کر معلوم کر سکتے ہو کہ یہ چہرہ کسی صادق کا ہے یا کاذب کا؟؟**

درد دل سے قوم کو دعوت

بالآخر خاکسار عرض کرتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے سفر جہلم سے سوا دو سال پیشتر اسی عارفانہ معیار صداقت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے نہایت درد دل سے اپنی قوم کو دعوت دی کہ:۔

'' کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا......... خدا کے مامورین کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور جانے کے **لئے بھی ایک موسم پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا خدا سے مت لڑو یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو۔''**

(الاربعین نمبر 3۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 400-401)

ع
جیتیں گے صادق آخر حق کا مزہ یہی ہے

روحانی دنیا میں مالی قربانیوں کی مثال زمیندار کے زمین میں دانے پھینکنے والی مثال ہے۔ ایک دانے سے سات سو گنا زیادہ پھل عطا ہوا کرتا ہے۔
(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

سیرت خاتم النبیینؐ ۔ 7 ہجری بمطابق 628ء کے حالات وواقعات

ارض حرم وارض حجاز کی تفصیلات ، غزوہ وادی القریٰ اور غزوہ تیماء کے حالات

مکرم ہادی علی چوہدری صاحب

قسط اول

ارضِ حرم

زمانہ جاہلیت میں عرب کعبہ کی بے حد عزت کرتے تھے حتی کہ اسے ایک معبود کی طرح سمجھتے تھے اوراس پر چڑھاوے چڑھاتے تھے۔ یہ چڑھاوے ایک زمین دوز خزانہ میں کعبہ اوراس کے پجاریوں اور حجاج کی ضروریات کے لئے محفوظ رکھے جاتے تھے۔ کعبہ خود تو حرم تھا ہی، اس کے طفیل اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کے ذریعہ مکّہ کے آس پاس کا علاقہ بھی حرم قرار دیا تھا جہاں کشت وخون ممنوع تھا۔ أشھُـر حُـرُم یعنی حرمت والے مہینوں کی خصوصیت بھی کعبہ ہی کی وجہ سے تھی تا کہ اس کا حج کرنے والے امن کے ساتھ بغیر کسی خوف و خطر حج کے واسطے آجاسکیں۔ عربوں کا یہ بھی دستور تھا کہ جس چیز کی خاص طور پر حرمت ظاہر کرنی ہو وہ کعبہ پر آویزاں کر دی جاتی تھی۔ چنانچہ زمانہ جاہلیت کی سات مشہور نظمیں کعبہ پر آویزاں کئے جانے کی وجہ سے ہی سبعہ معلّقات کہلاتی ہیں۔ وہ روایتی طور پر بھی حدودِ حرم کی حرمت کا خیال رکھتے تھے چنانچہ انہوں نے جب حضرت خبیب انصاریؓ کو قید کیا اور شہید کرنا چاہا تو انہیں پہلے حرم سے باہر لے کر گئے اور پھر شہید کیا۔

(بخاری کتاب الجہاد والسیر باب ھل یستأ سر الرجل......)

کفار ایک طرف تو حرم اور کعبہ کی حرمت کا اس حدّ تک خیال رکھتے تھے اور دوسری جانب اپنی بدرسومات اور شرکیہ افعال کے ذریعہ اس کی توہین کے بھی مرتکب ہوتے تھے۔ چنانچہ اس میں بتوں کا رکھنا اور ننگے ہو کر اس کا طواف کرنا ، اس کے دروازے کو اونچا کر دینا تا کہ جس کو چاہیں روک سکیں (بخاری کتاب التفسیر تفسیر سورۃ التوبہ) اس میں عبادت کو سیٹیوں اور تالیوں میں بدلنا (الانفال: 36) وغیرہ وغیرہ افعال ان کے عام دستور تھے۔ اسی طرح حرمت والے مہینوں کی حرمت کو بھی پامال کرتے تھے اور ان مہینوں کو اپنی مرضی سے آگے پیچھے کر دیتے تھے تا کہ حرمت والے مہینوں میں جو چیزیں حرام ہیں یعنی لڑائی وغیرہ وہ کر سکیں اور بعد میں بعض مہینوں کو حرمت والا قرار دیدیں۔ اس کو وہ نسی کا نام دیتے تھے۔ قرآن کریم نے ان کی اس جسارت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا

ترجمہ: یقیناً نسی کفر میں ایک اضافہ ہے۔ اس سے ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا گمراہ کر دیا جاتا ہے۔ کسی سال تو وہ اسے جائز قرار دیتے ہیں اور کسی سال وہ اسے حرام قرار دیتے ہیں تا کہ اس کی گنتی پوری رکھیں جسے اللہ نے حرمت والا قرار دیا ہے۔ پھر وہ اسے جائز بنا دیتے ہیں جسے اللہ نے حرام کیا ہے۔ ان کے لئے ان کے اعمال کی برائی خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے۔ اور اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ (توبہ: 37)

آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ کی عداوت میں کفار نے بیت اللہ اور ارضِ حرم کی بے حرمتی کی سب حدود پار کیں۔ چنانچہ آپؐ کو خانہ کعبہ میں عبادت سے روکا گیا۔ (العلق: ۱۰، ۱۱) سجدہ کی حالت میں آپؐ کی پشت پر اونٹ کی بچہ دانی رکھ دی۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب المرأۃ تطرح عن المصلّی شیئاً) نماز پڑھتے ہوئے آپؐ کے گلے میں پھندا ڈال کر قتل کی کوشش کی گئی۔ (بخاری کتاب التفسیر تفسیر سورۃ المؤمن) حرم کے اندر صحابہؓ کو مسلسل اذیتیں دی گئیں حتی کہ ان کے قتل سے بھی دریغ نہ کیا گیا۔ حضرت یاسرؓ اور ان کی بیوی کا بہیمانہ قتل، ان کی وحشت وبربریت اور ارضِ حرم کی بے حرمتی کی شرمناک مثال ہے۔ (سیرت ابن ہشام) آنحضرت ﷺ کو اور آپؐ کے صحابہؓ کو حج سے روک دیا گیا۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوۂ حدیبیہ) وغیرہ وغیرہ

بالآخر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو ان پر غلبہ عطا فرمایا اور آپؐ کے ذریعہ بیت اللہ اور حرم کی حرمت کے قیام کے لئے یہ اعلان کروایا کہ مجھے صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کے رب کی عبادت کروں جس نے اسے حرمت بخشی ہے۔ اور ہر چیز اسی کی ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہو جاؤں۔

(النمل 92)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا مکّہ کو لوگوں نے نہیں بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے حرم قرار دیا ہے۔ (بخاری کتاب العلم باب لیبلغ العلم الشاہد الغائب)

آنحضرتؐ کا خطبہ

مکّہ کی حرمت کو دلوں میں جاگزیں کرنے کے لئے جو مؤثر ترین طرز ہو سکتی تھی آنحضرت ﷺ نے اختیار فرمائی چنانچہ حضرت ابو بکرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم النحر جو خطبہ ارشاد فرمایا اس میں فرمایا

''اے لوگو! تمہیں معلوم ہے کہ یہ کونسا دن ہے؟ ہم نے جواب دیا۔ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ کچھ دیر خاموش رہے ہمیں گمان گزرا کہ شاید آپؐ اس دن کا کوئی دوسرا نام تجویز فرمائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے جواب دیا بیشک یہ یوم النحر ہے۔ آپؐ نے پوچھا۔ یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے تھوڑی دیر توقف کیا۔ ہمیں گمان ہوا کہ شاید آپؐ اس کا کوئی دوسرا نام بتائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی۔ کیوں نہیں۔ آپؐ نے پوچھا۔ یہ کونسا شہر ہے؟ ہم نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ کچھ دیر کے لئے خاموش رہے اور پھر فرمایا کہ کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ پس تمہارے خونوں، تمہارے اموال اور تمہاری آبروؤں کی بھی (ایک دوسرے پر) ویسی ہی حرمت ہے جیسے آج تمہارے اس حرمت والے شہر میں ، اس حرمت والے مہینے میں، یہ دن حرمت والا ہے۔ آپؐ نے یہ کلمات بار بار دوہرائے۔ پھر اپنا سر اٹھایا اور آسمان کی جانب منہ کر کے کہا۔ اے میرے اللہ! گواہ رہنا کہ میں نے پیغام پہنچا دیا ہے؟ اے میرے اللہ! گواہ رہنا کہ میں نے پیغام پہنچا دیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ یہاں جو حاضر ہیں وہ ان کو بھی یہ پیغام پہنچا دیں جو یہاں حاضر نہیں ہیں۔ (بخاری کتاب المغازی باب حجۃ الوداع و کتاب المناسک)

حرم نہ آنحضرت ﷺ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا تھا نہ آپؐ کے بعد کسی کے لئے حلال ہو گا۔ اسے (ظلم و الحاد وغیرہ سے پاک کرنے کے لئے فتح مکّہ کے روز) اللہ تعالیٰ نے ایک گھڑی بھر کے لئے صرف آپؐ کے لئے حلال کیا تھا۔ کسی اور

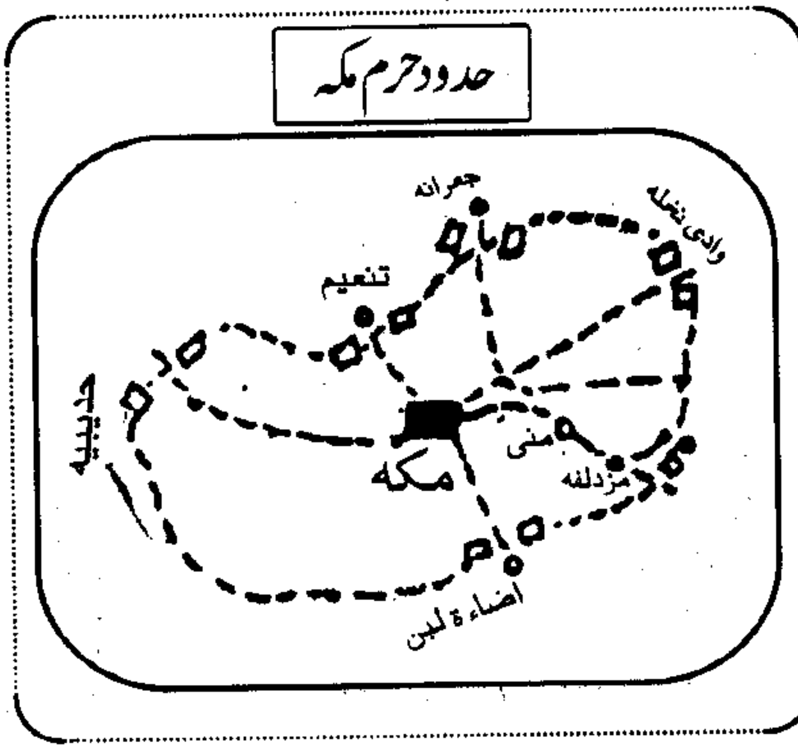

کے لئے نہیں۔

(بخاری کتاب العلم باب لیبلغ العلم الشاہد الغائب)

مشرکوں کی ناپاکی اور ممانعت

قرآن کریم نے بیت اللہ کی حرمت کے بارہ میں ایک اعلان یہ فرمایا کہ

کہ مشرکین تو ناپاک ہیں۔پس وہ اپنے اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ پھٹکیں۔ (التوبہ:۲۸)

مشرکین کے نجس ہونے سے ان کی جسمانی نجاست مراد نہیں بلکہ ان کے عقیدہ کی نجاست مراد ہے۔کیونکہ وہ ننگے ہو کر اور اپنے بتوں کو ساتھ لے کر حج کرتے تھے۔پس یہاں مشرکوں کو حج سے روکنے کی غرض یہ ہے کہ انہیں مشرکانہ اعمال کے ساتھ حج نہ کرنے دیا جائے۔حضرت امام ابوحنیفہؒ اور دیگر حنفی فقہاء کے نزدیک مشرکوں کو مساجد حتّٰی کہ مسجد حرام میں بھی جانے کی اجازت ہے۔البتہ انہیں وہاں اپنی مشرکانہ رسومات ادا کرنے کی اجازت نہیں۔چنانچہ لکھا ہے

کہ اس آیت سے یہ مراد نہیں کہ مشرکوں کا مسجد حرام میں دخول ممنوع قرار دیا گیا ہے۔بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ان کو اس طریق پر حج اور عمرہ کرنے سے منع کیا گیا ہے جس طریق پر وہ جاہلیت میں کرتے تھے۔

(الفقۃ الاسلامی و أدلتہ جلد 8 صفحہ 435,434 ازالدکتور وھبۃ الزحیلی مطبوعہ دارالفکر دمشق)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کسی مشرک کو حج کرنے کی اجازت نہیں اور نہ ہی کسی کو ننگا ہو کر طواف کرنے کی اجازت ہے۔

(بخاری کتاب المناسک باب لا یطوف البیت عریان......)

حرم کے لئے احکامات

حرم کی حرمت کے قیام کے لئے خدا تعالیٰ نے جن خاص احکام کا نزول فرمایا، ان میں سے چند ایک یہ ہیں

☆اس جگہ الحاد اور ظلم قطعاً نہیں ہوگا۔

☆اس میں شرک نہیں ہوگا۔(الحج:۲۷)

☆اسے لوگوں کے فائدہ کے لئے، برکت والا اور ھدایت کا موجب بنایا گیا ہے۔ (آل عمران:۹۷)

☆جو اس میں داخل ہوگا وہ امن میں ہوگا اور امن پہنچانے والا ہوگا۔(آل عمران:۹۸)

☆یہ امن والی اور امن دینے والی جگہ ہوگی۔ (القصص:۵۸)

بار بار آنے کی جگہ

☆یہ لوگوں کے بار بار آنے کی اور امن کی آماجگاہ ہوگی۔(البقرہ:۱۲۶)

حضرت مصلح موعود ''مثابۃ'' کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں

''خانہ کعبہ ہی گھر ہے، کا مطلب یہ ہے کہ گھر کی جو خصوصیتیں ہوتی ہیں وہ سب کی سب صرف اسی گھر سے حاصل ہوتی ہیں۔گھر کی کیا خصوصیات ہوتی ہیں۔گھر کی یہ خصوصیات ہوتی ہیں کہ (۱) گھر مستقل رہائش کی جگہ ہوتی ہے۔(۲) گھر چوری اور ڈاکہ سے حفاظت کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔(۳) گھر امن کا مقام ہوتا ہے جس میں داخل ہو کر انسان ہر قسم کے مصائب سے نجات پا جاتا ہے۔(۴) گھر تمام قریبی رشتہ داروں اور عزیزوں کے جمع ہونے کی جگہ ہوتا ہے۔(۵) گھر انسان کے مال ومتاع کو محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہوتا ہے۔ان پانچ خصوصیتوں کے لحاظ سے اگر غور کیا جائے تو درحقیقت خانہ کعبہ ہی اصل گھر ہے''

(تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۱۶۳)

امن کی آماجگاہ

پھر ''اٰمنًا'' کی تشریح کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں

''(۱) یہ مقام امن والا ہوگا یعنی اسے دوسروں سے ہمیشہ محفوظ رکھا جائے گا۔(۲) یہ مقام لوگوں کو امن دینے والا ہوگا۔اور چونکہ حقیقی امن اطمینانِ قلب سے حاصل ہوتا ہے اس لئے اٰمنًا کے تیسرے معنے یہ بھی ہیں کہ اطمینانِ قلب بخشنے والا ہے۔''

(تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۱۶۶)

☆اس میں کسی سے غیر مساویانہ سلوک نہیں ہوگا۔یہ مسجد کسی خاص فرد کے لئے نہیں بنائی گئی بلکہ تمام بنی نوع انسان کے لئے بنائی گئی ہے۔اس میں امیر اور غریب۔اور مشرقی اور مغربی کا کوئی امتیاز نہیں۔ (الحج:۲۶)

☆مسافروں کے لئے فوائد کی جگہ ہو۔ (الحج:۲۶)

☆رہنے والوں کے لئے فوائد کی جگہ ہو۔ (الحج:۲۶)

☆اس کو پاک رکھنا لازمی ہے۔

☆رکوع وسجود کرنے والے یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے والے اور توحید پر قائم لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ (الحج:۲۸)

☆اس جگہ نمازی آباد ہوں۔ (ابراہیم:۳۸)

☆اللہ تعالیٰ نے بیت حرام کعبہ کو لوگوں کے دینی اور اقتصادی قیام کا ذریعہ بنایا ہے۔(المائدہ:۹۸)

☆احرام کی حالت میں شکار منع ہے۔ (المائدہ:۹۶)

☆آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔اس میں خونریزی کرنا اور درخت کاٹنا منع ہے۔

(بخاری کتاب المناسک باب لا یعضد شجر الحرم)

☆فرمایا۔سوائے اذخر گھاس کے اس میں سے کوئی گھاس بھی نہیں کاٹا جائے گا۔

(بخاری کتاب المناسک باب لا ینفر صید الحرم)

☆فرمایا۔اس کے کانٹے تک نہ کاٹے جائیں۔شکار نہ کیا جائے نہ ہی اسے بھگایا جائے اور یہاں کوئی گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے سوائے اعلان کی غرض سے، یا وہ اٹھائے جس کی وہ ہو۔

(بخاری کتاب المناسک باب لا ینفر صید الحرم)

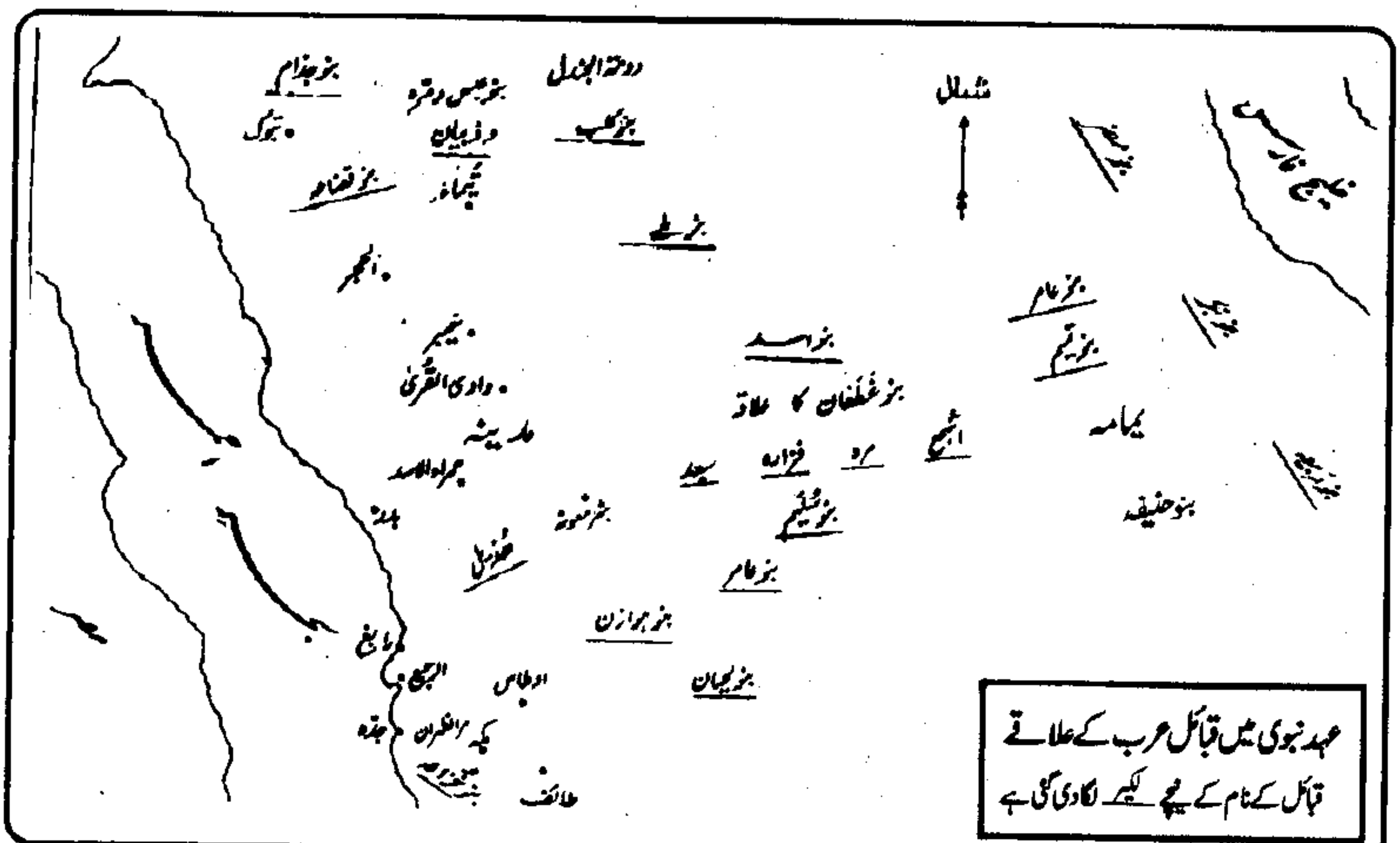

عہد نبوی میں قبائل عرب کے علاقے
قبائل کے نام کے نیچے لکیر لگادی گئی ہے

پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

تیز سے تیز تر کی تلاش

اس کائنات کے اندر خدا تعالیٰ کی ان گنت قسم کی صناعی میں سے ایک حضرت انسان بھی ہے۔ جس طرح مختلف جانوروں کو جبلی طور پر ایسی ایسی صلاحیتیں عطا ہوئی ہیں کہ انہیں دیکھ کر انسان حیران و ششدر رہ جاتا ہے۔ Sea Gull کے بچے جب چٹان کے سوراخ کے اندر گھونسلے میں اپنے پر نکال لیتے ہیں لیکن ابھی اڑان کے قابل نہیں ہوتے تو ان کی ماں انہیں گھونسلے سے نیچے چھلانگ لگانے کی ترغیب دیتی ہے چنانچہ وہ اپنے ادھورے سے پروں کے سہارے چھلانگ لگاتے اور دھم سے زمین پر گرتے ہیں۔ زمین پر پہنچتے ہی ان کی سب سے پہلی جبلی کوشش یہی ہوتی ہے کہ وہ جلد سے جلد سمندر کے پانی میں پہنچ جائیں کیونکہ خشکی پر وہ محفوظ نہیں ہیں۔ پانی کا جانور نہ ہونے کے باوجود انہیں تیرنا آتا ہے۔ بالکل یہی حال کچھوے کے بچوں کا ہے۔ بڑے سائز کی بکری کے سائز کا آسٹریلیا کا جانور ہے کینگرو۔ اس کا نوزائیدہ بچہ صرف ایک انچ لمبائی کا نامکمل کیڑا ہوتا ہے۔ لیکن اس کو جبلی طور پر پتہ ہوتا ہے کہ اس کی زندگی کی بقا کیلئے اسے کیا کرنا ہے۔ وہ فوراً گرتا پڑتا رینگتا ہوا ماں کی پچھلی ٹانگوں کے درمیان پیٹ سے ملحقہ تھیلی کی طرف بڑھنے لگتا ہے اور تھیلی کے اندر پہنچتے ہی سب سے پہلا کام یہ کرتا ہے کہ ایک تھن کو منہ لگا دیتا ہے وہ تھن فوراً پھول کر اس کے منہ کے اندر ایسی مضبوطی سے پھنس جاتا ہے کہ پھر آٹھ ماہ تک وہاں سے جدا نہیں ہوتا اور یوں وہ بچہ اس تھیلی کے اندر اپنی پیدائش کا باقی مرحلہ پورا کرتا ہے۔ اس طرح ہر جانور کو اپنی بقا۔ خوراک کے حصول۔ دشمن سے بچنے اور اپنا شکار تلاش کرنے کے ایسے ایسے گر خالق حقیقی نے اس کی فطرت کے اندر ودیعت کر دیئے ہیں کہ سبحان اللہ!

انسان کو Crown of the Creation کہا جاتا ہے یعنی تمام حیوانات میں سب سے افضل۔ اس کے اندر بھی جبلی طور پر بہت سی صلاحیتیں موجود ہیں جن کا اظہار پیدائش کے فوراً بعد ہوتا ہے لیکن خدائے قدیر نے اس کو جو دماغ کی نعمت سے نوازا ہے یہ بھی تخلیق کے کامل و اکمل جلوؤں میں سے ایک ہے۔ جسمانی طور پر انسان ایک کمزور ترین جانور ہے۔ دو ٹانگوں پر اس کے دوڑنے کی رفتار باقی جانوروں کے مقابلہ میں کہیں کم ہے۔ نہ اس کے چیرنے پھاڑنے والے لمبے دانت نہ تیز پنجے۔ نہ لمبی شکل کا منہ جو فوراً مدمقابل کو دانتوں میں پکڑ سکے۔ پانی میں تیرنے اور درختوں پر چڑھنے کی صلاحیت انتہائی محدود جسے خود اپنی کوشش اور محنت سے یہ حاصل کرتا ہے۔ جسمانی طاقت میں بھی اپنے سائز کے جانوروں سے کم۔ لیکن اس کے دماغ کے ہتھیار نے اس کو باقی تمام جانوروں پر برتری دلا دی ہے۔ یہ حالات سے نبرد آزما ہونے کیلئے نئے نئے طریقے سے سوچ سکتا ہے۔ نئے نئے اوزار اور ہتھیار بنا سکتا ہے۔ ماضی کے تجربوں کو حال اور مستقبل میں مزید ترقی کیلئے استعمال کر سکتا ہے۔ یادداشت بہت مضبوط ہے۔ بولنے اور لکھنے پڑھنے کی صلاحیت کی وجہ سے پوری نوع انسان کے اجتماعی تجربوں کی روشنی میں آگے بڑھ سکتا ہے اور یوں ہزاروں سال کے تجربات کو محفوظ کرنے اور ان پر مستقبل کی ترقی کیلئے آگے کام کرنے کی صلاحیت نے اسے زندگی کے ہر میدان میں ترقی کے نت نئے افق عطا کر دیئے ہیں۔ قوانین قدرت کو سمجھ کر انہیں اپنے مقصد کیلئے استعمال کرنے کی لگن کے نتیجہ میں ایسی ایسی دریافتیں اور ایجادات انسان نے کرنے کی توفیق پائی ہے کہ اپنی بلندیٔ پرواز پر انسان خود حیرت زدہ ہے۔ ایک میدان کے ماہرین کے کارنامے دوسرے میدان سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی سمجھ سے بالا ہیں اور یوں مختلف میدانوں میں انسان کی اجتماعی ترقی نے نئے نئے افق تلاش کئے ہیں۔ آیئے یہاں صرف ایک میدان یعنی ذرائع آمدورفت میں انسان کی ترقی پر ایک نظر ڈالیں۔

جب اونٹنیاں بیکار ہوگئیں

خدا تعالیٰ نے آخری زمانہ کے بارے میں بہت سی نشانیوں میں سے ایک یہ نشانی بھی بتائی تھی کہ اس زمانے میں اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی۔ یعنی لوگ جو اونٹوں اور دوسرے جانوروں کو ذرائع آمدورفت کیلئے استعمال کرتے تھے۔ نت نئی مشینیں اور کلیں ایجاد ہونے کے نتیجہ میں سفر اتنا محفوظ۔ آرام دہ اور تیز ہو جائے گا کہ لوگ جانوروں کو اس مقصد کیلئے استعمال کرنا چھوڑ دیں گے۔ چنانچہ سائیکل' موٹر سائیکل' کار' پبلک ٹرانسپورٹ' بھاری سامان کیلئے ٹرک' کھیتی باڑی کیلئے ٹریکٹر اور ہارویسٹر اور عمارات بنانے اور تیل کی تلاش کیلئے گہری کھدائی اور میلوں لمبی زیرزمین اور زیرآب سرنگوں کیلئے Mole نہ جانے کیا کیا مشینیں انسان نے ایجاد کر ڈالیں اور جانوروں کی افادیت اس میدان میں جاتی رہی۔ لیکن خدا تعالیٰ کی تخلیق کے جلوؤں میں سے ایک جلوہ خود یہ حضرت انسان بھی ہے جس کے اندر خدا تعالیٰ نے تخلیق کا مادہ اس طرح ودیعت فرما دیا کہ اس کا شوق تخلیق کسی طرح پورا ہونے میں نہیں آتا۔ دن رات اسے بس یہی لگن رہتی ہے کہ اپنے اپنے میدان میں نت نئی بلندیوں کو سر کرتا چلا جائے۔ انسان اگر ایک کمپیوٹر بنائے تو آگے جس قدر زیادہ آٹو میٹک طریقوں سے وہ کمپیوٹر مزید نت نئے کام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو اس کا کریڈٹ بھی اس کمپیوٹر کے بنانے والے کو ہی جائیگا کہ اس نے ایسا زبردست سپر کمپیوٹر بنایا ہے کہ جو آگے بہت سے کام خود سوچ کر موقع کے مطابق سرانجام دے سکتا ہے خدا تعالیٰ نے یہ جو جیتا جاگتا کمپیوٹر انسان کی شکل میں پیدا فرمایا ہے یہ اپنے دماغ کی زرخیزی کے نتیجہ میں جو نئی نئی تخلیقی صلاحیتیں دکھائے گا اور ترقی کے نئے نئے کارنامے سرانجام دے گا درحقیقت وہ سب احسن الخالقین خدا تعالیٰ کی اکمل واتم تخلیق کے جلوؤں کا ہی پرتو ہوگا۔ انسان نے ہوا میں اڑنے کیلئے ہوائی جہاز۔ سمندر میں سفر کیلئے بحری جہاز اور خشکی کیلئے بڑی بڑی گاڑیاں بنا ڈالیں۔ ہوائی جہاز ہوا کے دباؤ میں کمی بیشی کے اصول پر اڑتا ہے۔ اس کے پر اوپر سے ابھری ہوئی گولائی اور نیچے سے فلیٹ شکل کے ہوتے ہیں۔ جب جہاز زمین پر دوڑتا ہے تو ہوا اس کے پروں کے اوپر اور نیچے سے گزرتی ہے اوپر کی سطح ابھری ہوئی ہونے کی وجہ سے اس کا رقبہ نچلی سطح کی نسبت زیادہ ہوتا ہے اب ہوا چونکہ ایک ہی وقت میں دونوں طرف سے گزر رہی ہے اس لئے اس کی رفتار اوپر کی سطح پر زیادہ ہوگی اور نچلی سطح پر کم۔ اب سائنس کا یہ ایک اصول ہے کہ جب ہوا اور مائع کی رفتار تیز کر دی جائے تو اس کا وہاں پریشر کم ہو جاتا ہے۔ اس طرح جہاز کے پروں کے نیچے کا پریشر اوپر کے پریشر سے زیادہ ہو جانے کی وجہ سے پر اوپر کی طرف اٹھتے ہیں اور جہاز اڑنے لگتا ہے۔ یہ صرف ہوا میں بلند ہونے کا اصول ہے۔ جہاز کو تیز رفتار سے چلانے کیلئے اس میں انجن لگے ہوتے ہیں جو پروں والے یا جیٹ قسم کے ہو سکتے ہیں۔ ہیلی کاپٹر کو ہوا میں بلند کرنے کیلئے پروں کی بجائے اس کے اوپر بہت بڑے سائز کا پنکھا لگا ہوتا ہے جب وہ تیزی سے گھومتا ہے تو پنکھے کے پروں کی جہاز کے پروں جیسی ساخت کی وجہ سے وہ اسے اوپر ہوا میں اٹھاتے ہیں۔

ہوائی جہاز کی اقسام

ہوائی جہاز کی رفتار تیز ہوتی ہے اور ہیلی کاپٹر کی بہت کم۔ لیکن دونوں کے اپنے الگ الگ مقاصد ہیں۔ ایک ہی جگہ پر ہوا میں معلق ہونے اور معین جگہ پر اتر سکنے کی وجہ سے یہ اونچی عمارات کے اوپر لینڈ کر سکے یا کسی مخصوص جگہ کے اوپر معلق ہو کر نیچے زنجیر لٹکا کر یا سامان گرا کر جس طرح مصیبت کی جگہوں سے لوگوں کو نکالنے یا سامان پہنچانے کا کام کر سکتا ہے وہ ہوائی جہاز نہیں کر سکتا۔ اسی طرح لمبے فاصلوں کی پرواز کیلئے جو کام ہوائی جہاز دے سکتا ہے وہ ہیلی کاپٹر کے بس کا روگ نہیں ہے۔ اب ایک ایسا ہوائی جہاز ایجاد کیا گیا ہے جس کا نام VTOL یعنی Vertical Take off and Landing ہے اس میں ہوائی جہاز کے پر بھی ہوتے ہیں اور ہیلی کاپٹر کا پنکھا بھی۔ چنانچہ یہ تیز رفتار اڑان اور ایک ہی جگہ پر لینڈ کرنے یا اوپر بلند ہونے کا کام کر سکتا ہے اور اس کے جیٹ کا منہ مختلف اطراف میں گھوم کر اس کام میں مدد دیتا ہے۔ عام ہوائی جہاز جو مسافروں اور سامان لے جانے کیلئے ہوتے ہیں ان کی رفتار 600 میل فی گھنٹہ سے کم ہوتی ہے اور وہ تقریباً 35 ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کرتے ہیں۔ مسافر بردار سپرسانک جیٹ ہوائی جہاز اور جنگی جیٹ طیارے آواز سے دوگنا رفتار پر پرواز کر سکتے ہیں یعنی 16 سو میل فی گھنٹہ۔ جبکہ جاسوسی کیلئے ایک خاص طیارہ بنایا گیا ہے جو اتنی تیز رفتاری سے اتنی بلندی پر پرواز کرتا ہے کہ کوئی اینٹی ایئر کرافٹ گن یا میزائل اس کو نشانہ نہیں بنا سکتا۔ وہ دشمن کے علاقوں پر بے خوف و خطر پرواز کرتا ہوا اس کے حساس مقامات کی تصویریں لیتا ہے اور اس کے کیمرے اتنے طاقتور ہوتے ہیں کہ اتنی بلندی سے نیچے کسی میز پر پڑی ہوئی چھوٹی سی کیل بھی واضح طور پر پہچانی جا سکتی ہے دشمن کے ایٹمی مراکز۔ فوجی ڈپو اور اسلحہ بارود رکھنے کی جگہیں۔ کچھ بھی ان کی دسترس سے باہر نہیں ہے۔ اس کی رفتار آواز کی رفتار سے تین گنا سے زیادہ اور بلندی ایک ہزار فٹ سے زیادہ ہوتی ہے۔ بار برداری کیلئے اتنے بڑے بڑے ہوائی جہاز اور ہیلی کاپٹر بنائے گئے ہیں کہ ہزاروں من وزنی سامان اٹھائے پھرتے ہیں۔ کاریں۔ ٹرک اور حتیٰ کہ ٹینک تک ان میں لاد کر لیجائے جاتے ہیں۔ اس مقصد کیلئے ایسے جہاز بنائے گئے ہیں جن کا پچھلا دم والا اور اگلا حصہ یعنی کاک پٹ کسی دروازہ کی طرح کھل کر ایک طرف کو ہو جاتے ہیں اور سامنے اور پیچھے سے درمیانی حصہ میں بڑے بڑے سائز کا سامان اور گاڑیاں لاد کر پھر اسے بند کر دیا جاتا ہے۔

یہ نرم و نازک ہوا!

کسی زمانہ میں جب ہم کسی گاڑی کے پہیے کو پنکچر لگانے کیلئے کھولنے کی خاطر اس کے نیچے جیک لگا کر اس میں ہوا پمپ کرنے کے نتیجہ میں پہیہ کو زمین سے اوپر اٹھتے دیکھتے تھے تو حیران ہوتے تھے۔ پھر گیراج میں اسی ہوا کے دباؤ سے ایک لمبی راڈ کے اوپر ٹکی ہوئی پوری کی پوری گاڑی کو اوپر اٹھتے دیکھا تو اور بھی حیرت ہوئی اور ایک بار تو ایک صاحب کو اپنے مکان کی چھت کا گارڈر تبدیل کرنے کیلئے اسی جیک کی مدد سے پوری چھت کو اوپر اٹھاتے دیکھا تو حیرت کی حد نہ رہی۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ یہ نرم و نازک ہوا جس میں ہم سانس لیتے ہیں اور پنکھا چلا کے یا کسی سایہ دار درخت کے نیچے اس کے ٹھنڈے جھونکوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ دراصل یہ کتنی بے پناہ طاقت کی مالک ہے۔ ہم سب کے سروں کے اوپر بیسیوں میل لمبا ہوا کا ستون موجود ہے۔ اگر اس کے وزن اور دباؤ کا حساب لگائیں تو وہ اتنا ہے کہ ہم اس کے نیچے بری طرح دب کر پچک جائیں لیکن ہمارے جسم کی اندرونی اور اردگرد کی بیرونی ہوا کا دباؤ اس اوپر والے دباؤ کو متوازن کر دیتا ہے اور ہمیں اس دباؤ کا احساس تک نہیں ہوتا۔ ہوا اپنا دباؤ برابر رکھتی ہے بالکل ایسے جیسے پانی اپنی سطح ہموار رکھتا ہے۔ تو ہوا کے دباؤ کا یہ قانون ہی دنیا جہان کے تمام کام چلا رہا ہے۔ اگر دو کٹوریوں کے منہ آپس میں جوڑ کر ان میں سے ہوا نکال کر اندر خلا پیدا کر دیں تو سات سات گھوڑے دونوں طرف باندھ کر اور ان کی طاقت سے کھینچ کر ان کٹوریوں کو آپس سے جدا کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے۔ یہ ہے ہوا کے عمومی دباؤ کی طاقت۔ جب ہوا طوفان کی شکل میں اپنا زور دکھاتی ہے وہ تو الگ چیز ہے لیکن عام حالات میں بھی ہوا کی طاقت

اس قدر زیادہ ہے۔ اس کے برعکس جو سائیکلون کے طوفان آتے ہیں ان کے مرکز میں خلا ہوتا ہے جہاں سے ہوا گھومتی ہوئی اوپر چلی جاتی ہے جب یہ طوفان کسی عمارت پر پہنچتا ہے تو اگر اس عمارت کے دروازے اور کھڑکیاں بند ہوں تو اس طوفان کا مرکزی خلا اس عمارت کے اردگرد کی ہوا کو Suck کر لیتا ہے اور یوں عمارت کے اردگرد خلا پیدا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے عمارت کی اندرونی ہوا زور سے باہر کی طرف پھیلتی ہے تو مکان باہر کے رخ کی طرف پھٹ کر تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ اب ہوا کی اس طاقت کو مختلف قسم کے جہازوں اور گاڑیوں میں استعمال کیا جانے لگا ہے جس کی وجہ سے مستقبل قریب میں ذرائع آمدورفت میں انقلاب برپا ہو جائے گا۔ مثال کے طور پر ہوائی جہازوں میں دو نئی اقسام کا اضافہ کیا گیا ہے۔ ایک کا نام ہے Amphibion مینڈک کی طرح کے وہ جانور جو پانی اور خشکی دونوں جگہ رہ سکتے ہوں یہ لفظ ان کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ جہاز پانی اور خشکی دونوں جگہ سے پرواز بھی کر سکتے ہیں اور اتر بھی سکتے ہیں۔ ان کے نیچے پہیوں کے علاوہ کشتی کے پیندے کی طرح کے تختے لگے ہوتے ہیں جن کی وجہ سے جہاز پانی پر تیرتا رہتا ہے۔ پانی پر سے اڑان کرنے یا اترنے کیلئے یہ تختے استعمال ہوتے ہیں اور خشکی کیلئے ان کے نیچے لگے ہوئے پہیے کام کرتے ہیں۔ دوسری قسم ہوائی جہاز اور بحری جہاز کے بین بین کی چیز ہے اسے Hydrofoil کا نام دیا گیا ہے یعنی پانی میں استعمال ہونے والے پر۔ ہوائی جہاز کے پر اس کے اوپر کی طرف چھت کے قریب لگے ہوتے ہیں لیکن اس کے پر اس کے پیندے سے بھی کئی فٹ نیچے لگے ہوتے ہیں جو پانی میں ڈوبے رہتے ہیں۔ ان کی شکل بھی ہوائی جہاز کے پروں کی طرح اوپر سے گول ابھار اور نیچے چپٹی شکل میں ہوتی ہے۔ جب اس جہاز کو پانی میں دوڑایا جاتا ہے تو بالکل ہوائی جہاز کے پروں کی طرح اس جہاز کے پروں کے اوپر پانی کے گزرنے کی رفتار نچلی جانب کی رفتار سے زیادہ ہونے کی وجہ سے پروں کے نیچے دباؤ اوپر کی نسبت بڑھ جاتا ہے جو پروں کو اوپر کی طرف دھکیلتا ہے اور رفتار کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ جہاز پانی کی سطح کی طرف اٹھتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ بالآخر سطح آب سے اس کا پیندا کئی انچ اوپر اٹھ جاتا ہے۔ صرف پر پانی میں ڈوبے رہتے ہیں۔ اس طرح پانی کی رگڑ کی مزاحمت سے آزاد ہو جانے کی وجہ سے اس کی رفتار پہلے سے دوگنا ہو جاتی ہے۔ انگلستان اور فرانس کے درمیان واقع 24 میل چوڑی رود باد انگلستان میں سفر کیلئے آجکل یہی جہاز استعمال ہو رہے ہیں۔ ان میں سفر تیز رفتار اور لہروں کے ہچکولوں سے محفوظ آرام دہ ہوتا ہے۔

ہوا کا کشن (Cushion)

ایک دومنزلہ عمارت جتنے سائز کا وسیع و عریض تیل کا ڈرم جہاں سے تیل لیجانے والے ٹرک بھر بھر کر اسی طرح جاتے ہیں جیسے ہم کسی واٹر کولر سے پانی کے گلاس نکالتے جائیں۔ اگر اس تیل سے بھرے ڈرم کو جس کا وزن ہزاروں من ہوگا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا ہو تو کیسے؟ ناممکن ہے! اس کی نچلی طرف پیندے کے گرداگرد ایک ائر ٹائٹ قسم کا مضبوط گدا فٹ کر دیا جاتا ہے جسے Skirt کہا جاتا ہے۔ اس کے اندر ہوا بھر کر پریشر پیدا کیا جاتا ہے بالکل اسی طرح جیسے سائیکلوں کی دکان پر ہوا کی ٹینکی میں ہوا بھر کر اس کا پریشر پیدا کیا جاتا ہے۔ یہ پریشر یہاں تک بڑھایا جاتا ہے کہ بالآخر وہ ڈرم زمین سے اوپر اٹھ جاتا ہے۔ ایک لمبی زنجیر سے ٹریکٹر باندھ کر اس ٹریکٹر کی مدد سے آپ اسے جہاں چاہیں منتقل کر سکتے ہیں! اسی اصول سے بڑے بڑے بحری جہاز بھی چلائے جا رہے ہیں جنہیں Hovercraft کہا جاتا ہے جہاز کے نیچے Skirt میں ہوا بھر کر اسے پانی سے کئی انچ اوپر اٹھا دیا جاتا ہے اور وہ اونچی نیچی لہروں سے محفوظ اپنے انجن کی مدد سے چلتا چلا جاتا ہے۔ بلکہ اس قسم کے جہاز پانی کی بجائے ناہموار اور پتھریلی زمین پر جہاں نہ پانی کے جہاز نہ خشکی کی گاڑیاں کام دے سکتی ہیں۔ بھی چلائے جا رہے ہیں کیونکہ ہوا کے دباؤ کے ساتھ انہیں زمین سے کئی انچ سے لے کر کئی فٹ کی بلندی تک اٹھایا جا سکتا ہے۔ اور اب بات کریں ریل گاڑی کی۔ آپ جانتے ہیں ریل گاڑی دو پٹڑیوں پر پہیوں کے بل چلتی ہے پہیوں کی رگڑ سے ہچکولوں کے ساتھ ساتھ رفتار پر بھی بہت اثر پڑتا ہے۔ پھر ٹوٹ پھوٹ اور مرمت کا خرچہ اور ریل پٹڑی بچھانے کی لاگت۔ اب سنجیدگی سے سوچا جا رہا ہے کہ اس روایتی فرسودہ طریقہ کو چھوڑ کر کوئی بہتر طریقہ نکالا جائے۔ جیسے پہلے کوئلے سے انجن چلتے تھے۔ پھر ڈیزل آ گیا اور اس کے بعد بجلی سے چلنے والے انجن جن کی رفتار بھی بہت زیادہ ہو سکتی ہے اور ماحول کی آلودگی بھی پیدا نہیں ہوتی۔ اس کیلئے یا اوپر بچھے ہوئے تاروں سے بجلی لی جاتی ہے اور یا نیچے ریل کی پٹڑی میں طاقتور وولٹیج کی بجلی بھری رہتی ہے اور انجن ایک برش نما شافٹ کو اس کے ساتھ ٹچ کر کے بجلی لیتا ہے لیکن اس کے لئے تمام پٹڑی کے راستہ کے دونوں اطراف اونچی باڑ لگا کر اسے جانوروں وغیرہ سے محفوظ کرنا ضروری ہے۔ اب Mono Rail کی آزمائش کی جا رہی ہے یعنی گاڑی دو کی بجائے صرف ایک پٹڑی پر چلا کرے گی۔ پٹڑی بچھانے کا خرچہ بھی آدھا۔ ٹوٹ پھوٹ کی مرمت بھی سستی اور پہیوں کی رگڑ کم ہونے سے رفتار بھی تیز۔ بلکہ پہیوں کی رگڑ تو ہوگی ہی نہیں۔ کیونکہ پہیے جو نہیں ہونگے! پٹڑی ایک اونچی زمین پر کھڑی تختی کی شکل میں ہوگی جس کے اوپر ریل گاڑی اپنے درمیان میں موجود اس تختی کی موٹائی کے سائز کے کٹ Cut کے بل رکھی ہوگی۔ اس کی وجہ سے گاڑی ادھر ادھر ڈولنے سے محفوظ تیزی سے Slip کرتی ہوئی چلے گی اس گاڑی کو بجلی سے بھی چلایا جا سکتا ہے اور ہوائی جہاز کی طرح کے جیٹ انجن سے بھی۔ زیادہ بڑا مسئلہ اب رفتار نہیں ہے بلکہ گاڑی کے مناسب انداز سے تھمنے کا ہے۔ اس کا ایک طریقہ تو اوپر واضح ہو گیا Monorail کی صورت میں دوسرا طریقہ ہے Magnetized ویل۔ اس میں مقناطیس کی کشش کو استعمال کر کے گاڑی کو فضا میں معلق رکھا جائے اور انجن اسے تیز رفتاری سے چلائے۔ اور تیسرا طریقہ وہی اوپر درج شدہ Skirt والا کہ گاڑی کے پیندے میں کشن لگا کر اس میں ہوا کے پریشر سے گاڑی کو زمین سے بلند رکھا جائے اور پھر اسے چلایا جائے اور اب تو اس کو چلانے کیلئے بھی روایتی انجن کی بجائے جیٹ انجن استعمال کرنے پر غور کیا جا رہا ہے۔ یعنی گاڑی کے اوپر جیٹ انجن لگے ہوں جو ہوائی جہاز کی طرح اسے دوڑائیں۔ لگتا ہے وہ دن دور نہیں جب ریل گاڑی بھی سپر سانک سپیڈ سے چلا کرے گی یعنی 7 سو میل فی گھنٹہ سے زیادہ۔ اس کا تجربہ تو متعدد بار کیا جا چکا ہے۔ کار کو آواز سے زیادہ تیز رفتار میں زمین کی سطح پر چلا کر ہوائی جہاز کی طرح کا دھماکہ کیا جا چکا ہے۔ صرف اس کو اب پبلک ٹرانسپورٹ میں اختیار کرنا باقی ہے اگر کسی بہت اونچی چڑھائی پر ریل گاڑی کو لیجانا مقصود ہو تو اس میں ایک تو پہیوں کے سلپ ہو کر پیچھے کی طرف جانے کا احتمال ہوتا ہے جس کیلئے ایسی جگہوں پر دو پٹڑیوں کے درمیان میں ایک تیسری دندانے دار پٹڑی بچھائی جاتی ہے اور گاڑی کے درمیان میں دندانے دار پہیے لگائے جاتے ہیں۔ اور دوسری مشکل یہ ہوتی ہے کہ گاڑی آگے سے اونچی اور پیچھے سے نیچی ہو کر مسافروں کا بھی یہی حلیہ ہو جاتا ہے۔ اس کیلئے گاڑی کی دو منزلیں بنائی جاتی ہیں۔ نچلی منزل ڈھلوان کے ساتھ اوپر نیچے ہوتی رہتی ہے جبکہ اوپر کی مسافروں والی منزل ہموار رہتی ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35363 میں صائمہ مریم بنت چوہدری محمد امین قوم جٹ پیشہ کاروبار عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 3-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد رقم -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ صائمہ مریم بنت چوہدری محمد امین دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 شیخ محمد صدیق وصیت نمبر 17013 گواہ شد نمبر 2 فیاض احمد ولد چوہدری برکت علی دارالعلوم وسطی ربوہ

مسل نمبر 35364 میں ملک داؤد احمد ولد ملک محمد حسین قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 28-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ 5 مرلے مالیتی (قیمت خرید) -/150000 روپے کا نصف حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ملک داؤد احمد ولد ملک محمد حسین دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد صدیق وصیت نمبر 17013 گواہ شد نمبر 2 فیاض احمد ولد چوہدری برکت علی

مسل نمبر 35365 میں رضوان خالد ولد رشید احمد خالد قوم راجپوت پیشہ واقف زندگی عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 11-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3760 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رضوان خالد ولد رشید احمد خالد کوارٹر جامعہ احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا محمد الدین ناز ولد مرزا احمد دین کوارٹر جامعہ احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 سید مبشر احمد ایاز ولد سید اصغر حسین کوارٹر جامعہ احمدیہ ربوہ

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 15 نومبر 2003ء

12-15 a.m	عربی سروس
1-20 a.m	خطبہ جمعہ
2-30 a.m	درس القرآن
3-55 a.m	ملاقات
5-05 a.m	تلاوت،درس ملفوظات،خبریں
6-00 a.m	درس القرآن
7-30 a.m	یسرنا القرآن
8-00 a.m	مجلس سوال وجواب
9-00 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
9-40 a.m	تلاوت،درس حدیث
10-20 a.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
11-00 a.m	تلاوت' خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	فرانسیسی سروس
1-35 p.m	مشاعرہ
2-25 p.m	انڈونیشین سروس
3-25 p.m	کہکشاں
3-50 p.m	درس القرآن
5-25 p.m	تلاوت،خبریں
6-15 p.m	بنگلہ سروس
7-15 p.m	بستان وقف نو
8-15 p.m	تلاوت،درس حدیث
8-45 p.m	گفتگو
9-45 p.m	فرانسیسی سروس
10-15p.m	جرمن سروس
11-20 p.m	لقاء مع العرب

اتوار 16 نومبر 2003ء

12-20 a.m	عربی سروس
1-20 a.m	مشاعرہ
1-55 a.m	کہکشاں
2-25 a.m	درس القرآن
3-55 a.m	مجلس سوال وجواب
5-00 a.m	تلاوت،درس ملفوظات،خبریں
6-00 a.m	درس القرآن
7-30 a.m	چلڈرنز کارنر
8-10 a.m	خطبہ جمعہ
9-10 a.m	تلاوت
9-30 a.m	درس حدیث
9-50 a.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
11-05 a.m	تلاوت خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	سپینش سروس
1-20 p.m	تاریخ احمدیت کوئز
2-00 p.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
2-20 p.m	گفتگو
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	درس القرآن
5-35 p.m	تلاوت،درس ملفوظات،خبریں
6-20 p.m	خطبہ جمعہ
7-20 p.m	بنگلہ سروس
8-15 p.m	تلاوت
8-30 p.m	گفتگو
8-50 p.m	درس حدیث
9-50 p.m	فرانسیسی سروس
10-15 p.m	جرمن سروس
11-15 p.m	لقاء مع العرب

سوموار 17 نومبر 2003ء

12-20 a.m	عربی سروس
1-20 a.m	چلڈرنز کارنر
2-00 a.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
2-30 a.m	درس القرآن
3-00 a.m	مجلس سوال وجواب
5-05 a.m	تلاوت،درس ملفوظات،خبریں
6-00 a.m	درس القرآن
7-35 a.m	تقریر" فضیلت قرآن" حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب
8-30 a.m	چلڈرنز کارنر
8-50 a.m	تلاوت
9-10 a.m	درس حدیث
9-30 a.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
10-55 a.m	کوئز پروگرام خطبات امام
11-25 a.m	تلاوت' خبریں
11-45 a.m	لقاء مع العرب
12-45 p.m	چائنیز سیکھئے
1-20 p.m	چائنیز سروس
1-50 p.m	فرانسیسی سروس
2-55 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	درس القرآن
5-35 p.m	تلاوت،خبریں
6-15 p.m	بنگلہ سروس
7-15 p.m	فرانسیسی سروس
8-30 p.m	تلاوت۔درس حدیث
8-55 p.m	گفتگو
9-15 p.m	ملاقات
10-10 p.m	جرمن سروس
11-15 p.m	لقاء مع العرب

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم طاہرہ صدیقہ صاحبہ ٹیچر بیوت الحمد پرائمری سکول ربوہ و مکرم ماسٹر مظفر احمد صاحب دارالشکر ربوہ کو مورخہ 3 نومبر 2003ء بروز سوموار بچی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت "اریبہ احمد" نام عطا فرمایا ہے اور وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم ملک اللہ بخش صاحب وکالت دیوان تحریک جدید کی نواسی اور مکرم ماسٹر مرزا بشیر احمد صاحب آف ڈھوڈرانجھا ضلع سرگودھا کی پوتی ہے۔ بچی کی درازی عمر، نیک، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تربیتی پروگرام ضلع ملتان

مورخہ 5۔اکتوبر 2003ء کو شعبہ اصلاح وارشاد ضلع ملتان کے زیر اہتمام ایک روزہ تربیتی پروگرام ہوا۔ اس میں حلقہ جات سے صدران، زعماء انصاراللہ قائدین مجالس، سیکرٹریاں اصلاح وارشاد، دعوت الی اللہ، صدر لجنہ و سیکرٹری تربیت لجنہ کو مدعو کیا گیا کل حاضری 60 رہی۔ مکرم اسد عمران صاحب نے دعوت الی اللہ، مکرم انیس احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے ایم ٹی اے کی برکات، مکرم مبشر احمد صاحب مربی سلسلہ نے اصلاحی کمیٹی کی اہمیت، مکرم ملک غلام نبی صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد ضلع ملتان نے مطالعہ کتب، محمد عارف بشیر صاحب نے قیام نماز، مکرم نعیم احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے دعوت الی اللہ کے ذرائع پر اظہار خیال کیا۔ مکرم میجر منور احمد صاحب امیر ضلع نے اختتامی کلمات کہے اور دعا کروائی۔ جبکہ نشست کی صدارت مکرم ملک طارق علی کھوکھر صاحب نائب امیر و صدر اصلاحی کمیٹی نے کی۔ نماز ظہر و عصر کے بعد طعام پیش کیا گیا۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم رانا طاہر مجید خان صاحب آف جرمنی اور مکرمہ فرخ خدیجہ صاحبہ کو مورخہ 30۔اگست 2003ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام ارمان طاہر خان تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم رانا عبدالمجید خان صاحب زعیم انصاراللہ باب الابواب ربوہ کا پوتا ہے اور مکرم میجر (ر) رانا عبدالوحید خان صاحب آف چک نمبر 88۔ ج۔ ب ضلع فیصل آباد حال جرمنی کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے نیک، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم نصیر احمد صاحب انچارج شعبہ کمپیوٹر الفضل کے والد مکرم میاں محمد دین صاحب فریکچر و عارضہ قلب کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل مکرم منور احمد ججہ کو بطور نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل کو مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے ضلع رحیم یار خان، لودھراں وملتان بھیج رہا ہے۔

☆ توسیع اشاعت الفضل ☆ وصولی چندہ الفضل بقایات ☆ ترغیب برائے اشتہارات

تمام احباب کرام سے تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

مکان برائے فروخت

محلہ دارالعلوم غربی ثناء میں جدید طرز تعمیر کے مطابق نیا تعمیر شدہ مکان برقبہ 10 مرلے 3 بیڈ رومز اٹیچ باتھ، ڈرائینگ، ڈائننگ، T.V لاؤنج۔ سٹور گیراج، کچن، ایک بیڈروم بالائی منزل پر سوئی گیس پانی بجلی کی سہولت سے آراستہ برائے فروخت ہے۔

برائے رابطہ: محمد سعید خالد فون 04524-211104

طالب دعا: نثار احمد مغل

پاکستان کوالٹی اینڈ پرسیئن انجینئرنگ ورکس

[illegible]

گلی نمبر 25، مکان نمبر 8، دوکان نمبر 3

بالمقابل مین گیٹ میاں میر 17۔انفنٹری روڈ، دھرم پورہ، لاہور

موبائل: 0320-4820729

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	15۔نومبر	زوال آفتاب	11-53
ہفتہ	15۔نومبر	افطار	5-12
اتوار	16۔نومبر	انتہائے سحر	5-12
اتوار	16۔نومبر	طلوع آفتاب	6-35

مشتعل عوام پر پولیس فائرنگ 4ہلاک

بہاولنگر کے قریب ڈونگہ بونگہ میں ڈاکوؤں نے دو موٹر سائیکل سواروں سے نقدی اور موٹر سائیکل چھین لی۔ ڈاکوؤں نے فائر کر کے تانگہ میں سوار کوچوان کے بھائی کو ہلاک کر دیا۔ عوام کے احتجاج کرنے پر پولیس کی مشتعل مظاہرین پر اندھا دھند فائرنگ سے 4 شہری جاں بحق اور دس زخمی ہو گئے۔ مظاہرین نے تھانہ، ہسپتال، فائر بریگیڈ اور ایک گاڑی کو نذر آتش کر دیا۔ مظاہرین کے پتھراؤ سے ایس پی بہاولنگر، دو ڈی ایس پیز اور ایس ایچ او سمیت دیگر اہلکار بھی زخمی ہو گئے۔ شہر میں مکمل ہڑتال کر دی گئی۔ مواصلاتی رابطہ کاٹ دیا گیا شہریوں کی ہلاکت پر پولیس کا موقف ہے کہ مظاہرین نے پہلے گولی چلائی جس پر ہم نے دفاعی اقدام کیا۔

امریکہ بھارتی ہتھیاروں کے بارے میں پاکستانی خدشات دور کرے صدر جنرل مشرف

نے کہا ہے کہ پاکستان دہشت گردی کے خلاف امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے ساتھ تعاون جاری رکھے گا۔ پاکستان اور امریکہ کے درمیان فوجی تعاون کو فروغ دیا جائے گا۔ امریکہ بھارتی ہتھیاروں کے بارے میں پاکستانی خدشات دور کرے۔

قومی مالیاتی کمیشن کی دوبارہ تشکیل صدر

جنرل مشرف نے قومی مالیاتی کمیشن کی دوبارہ تشکیل کی ہے۔ وفاقی وزیر خزانہ شوکت عزیز کمیشن کے چیئرمین ہونگے۔ چاروں صوبوں کے وزراء خزانہ رکن ہونگے۔

رویت ہلال کمیٹی میں ماہرین فلکیات و موسمیات کو شامل کیا جائے رمضان کے چاند

کے تنازع پر ملک کے ممتاز ماہرین نے کہا ہے کہ رویت ہلال کمیٹی میں ماہرین فلکیات و موسمیات کو شامل کیا جائے تاکہ آئندہ یہ تنازعہ پیدا نہ ہو سکے۔ کراچی، لاہور اور ملتان میں جنگ کے سروے کے دوران ماہرین فلکیات و موسمیات نے کہا ہے کہ اس سلسلے میں جدید ٹیکنالوجی سے مدد لی جانی چاہئے اور چاند دیکھنے کے انتظامات بیشتر اسلامی ممالک کی طرح سائنسی بنیاد پر ہونے چاہئیں۔ وکلاء اور تاجر برادری نے رائے دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں بھی سعودی عرب کی طرح کیلنڈر سسٹم رائج کر دیا جائے اور رویت ہلال کمیٹی کو ختم کر دیا جائے، ماہرین تعلیم نے کہا ہے کہ چاند کے مسئلہ پر علمائے کرام میں اختلافات امت مسلمہ کی بدقسمتی ہیں۔ جامعہ کراچی کے انسٹی ٹیوٹ آف سپیس اینڈ پلانیٹری فزکس کے سابق سربراہ نے کہا کہ چاند دیکھنے کا درست طریقہ کیلکولیشن ہے، جب یہ چیز طے ہے تو اس میں اختلافات کیوں۔ سابق چیف جسٹس سعید الزماں صدیقی نے کہا کہ چاند دیکھنے کا معاملہ بڑا حساس ہے لیکن عام طور پر رمضان، عیدین اور دیگر اہم مواقع پر رویت ہلال کمیٹی کے اعلان پر اختلاف رائے پیدا ہو جاتا ہے اور امت انتشار کا شکار ہو جاتی ہے۔ اس صورتحال کا حل یہی ہو سکتا ہے کہ پرانی وضع کے مولویوں کے ہاتھ سے یہ کام لے لیا جائے اور ماہرین فلکیات اور سائنسدانوں کے سپرد کیا جائے۔ محکمہ موسمیات کے ڈائریکٹر نے کہا کہ کائنات کا پورا نظام ایک سسٹم کے تحت چل رہا ہے اس میں ایک سیکنڈ کے 100 ویں حصے کا بھی فرق نہیں آ سکتا۔ تجربہ اور مشاہدہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ زمین سے چاند کا زاویہ 9 ڈگری سے کم ہو تو اس کا نظر آنا ممکن نہیں۔ علم فلکیات کی رو سے چاند کی منازل اور اس کی عمر سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کب نظر آئے گا۔

اسلامی انتہا پسندوں سے خطرہ امریکی تھنک

ٹینک نے حکومت کو خبردار کیا ہے کہ امریکہ نے غیر قانونی حکومتوں کی حمایت جاری رکھی تو اسلامی انتہا پسند ہمیں نشانہ بنا سکتے ہیں۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں اپنے اتحادی پاکستان کے ساتھ فاصلہ رکھا جائے۔ اگر بش انتظامیہ نے پاکستان کی غیر جمہوری حکومت کی حمایت جاری رکھی تو اس سے امریکی حکومت کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ پاکستان میں صدر پرویز مشرف کی حکومت نے جمہوریت کا نقاب پہن رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب اور مصر کے ساتھ بھی فاصلہ رکھا جائے۔ امریکی دفاعی پالیسی کے ڈائریکٹر چارلس دی پینا نے کہا کہ القاعدہ پاکستانی علاقوں میں دوبارہ منظم ہو رہی ہے امریکہ اپنی آنکھیں بند نہ رکھے۔

اقوام متحدہ کی ناقابل یقین رپورٹ امریکہ

نے کہا ہے کہ ایران کے جوہری پروگرام سے متعلق ایٹمی توانائی کے بین الاقوامی ادارے کی حالیہ رپورٹ ناقابل یقین ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ ایران میں ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری کے شواہد نہیں ملے۔ امریکی عہدیدار جان بولٹن نے کہا کہ ایران 18 برس سے ایٹمی توانائی کے ادارے سے کئے جانے والے وعدوں کی خلاف ورزی کرتا رہا ہے۔ اس کا رویہ دھوکا دہی پر مبنی ہے ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری کے ثبوت نہ ملنے پر یقین نہیں۔ اسرائیلی وزیر دفاع نے کہا کہ تہران کا ایٹمی پروگرام ایک سال یا اس سے کم وقت میں اس مقام تک پہنچ جائے گا جہاں سے واپسی ناممکن ہو جائے گی۔

کرے۔

جاپان کا عراق فوج بھیجنے سے انکار عراق

میں اٹلی کے فوجی اڈے پر خودکش حملے کے بعد جاپان نے عراق فوج بھیجنے سے ایک بار پھر انکار کر دیا ہے۔ جاپانی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ان حالات میں کسی ملک کی فوج عراق میں امن قائم نہیں کر سکتی۔

عراقی عوام کو جلد اقتدار منتقل کیا جائے اقوام

متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے کہا ہے کہ عراق کی صورتحال بہتر کرنے کے لئے اقتدار جلد عراقی عوام کے حوالے کیا جائے، امریکہ عراق کی صورتحال بہتر کرنے کی طرف توجہ دے اور عراقی عوام کی مایوسیاں دور کرے۔

امریکی فوج کا عراق میں آپریشن عراق کے

دارالحکومت بغداد میں دھماکوں اور اطالوی فوجیوں کی ہلاکتوں کے بعد امریکی فوج نے بڑے پیمانے پر صدام کے حامیوں کے خلاف آپریشن شروع کر دیا ہے۔ دریائے دجلہ کا پورا علاقہ دھماکوں سے گونج اٹھا۔ مشتبہ عمارتوں پر امریکیوں نے حملے کئے۔ 5 مشتبہ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ دو عراقی ہلاک ہو گئے۔ پال بریمر نے کہا کہ عراق میں بہتر نتائج نکلنے کی توقع ہے لیکن سخت دنوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اٹالین وزیر دفاع نے کہا ہے کہ ہماری فوج پر حملوں کے پیچھے انہی لوگوں کا ہاتھ ہے جو 11 ستمبر کے حملوں میں ملوث تھے۔

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر۔ طاہر محمود ☎ 4844986

For Genuine TOYOTA Parts
AL-FURQAN
MOTORS PVT LIMITED
Ph:
021- 7724606
7724609
47- Tibet Centre
M.A. Jinnah Road,
KARACHI

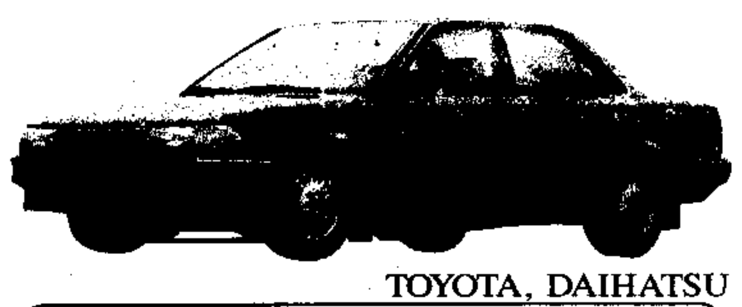

TOYOTA, DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
021- 7724606
فون نمبر 7724609
47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29